



ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ کیرالہ کے سیواگری مٹھ میں منعقدہ 85ویں شیوگری یاترا تقریبات س وزیر اعظم کے خطاب کا متن

Posted On: 31 DEC 2017 8:27PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 31 دسمبر آج 2017 کا آخری دن ہے اور میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے آج کے دن شری نارائن گرو اور اسٹیج پر بیٹھے سنتوں کا آشیرواد لینے کا موقع مل رہا ہے۔ شری نارائن گرو کے آشیرواد سے 2018ء کی پے لی کرن پورے ملک، پوری دنیا کے لیے امن و آنگی اور ترقی کی نئی صبح لے کر آئے گی، ایسی میری تمنا ہے۔ شیوگری مٹھ آنا میرے لیے ہمیشہ بہت ہی روحانی خوشی دینے والا رہا ہے۔ آج شیوگری تیرتھ یاترا کے افتتاح کا موقع دے کر آپ نے اس خوشی کو اور بڑھا دیا ہے۔ میں شری نارائن دھرم سنگم ٹرسٹ اور آپ سبھی کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔

بھائیوں اور بہنوں، مارے ملک، مارے معاشرے کی ایک خصوصیت رہی ہے کہ اس میں اندرونی کمزوریوں، اندرونی برائیوں کو دور کرنے کا عمل بھی ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔ اس عمل کو تیز کرنے کے لیے، وقت بوقت، سنت، رشی منی، عظیم روحیں آتی رہی ہیں۔ یہ نیک روحیں سماج کو ان برائیوں سے آزاد کرنے کے لیے اپنی زندگی گذار دیتی ہیں۔ قابل احترام سوامی نارائن گرو جی جیسی نیک روح نے بھی ذات پات کے نظام، اونچ نیچ، فرقہ واریت کے خلاف سماج کو بیدار کیا، معاشرے کو متحد کیا۔ آج تعلیم کے میدان میں کامیابی کی بات، سماجی برائیوں سے نجات کی بات، چھوچھوت کے خلاف معاشرے میں نفرت کا اظہار، وی ایس ایس کے لیے نئی نئی مہمیں تصور کر سکتے ہیں۔ شری نارائن گرو کو اس دور میں کتنی محنت کرنی پڑی ہوگی، کتنی مصیبتیں اٹھانی پڑی ہوں گی۔

ساتھیوں، شری نارائن گرو جی کا منتر تھا "آزادی کے ذریعہ تعلیم" تنظیم کے ذریعہ طاقت صنعت کے ذریعہ اقتصادی آزادی

عاشق کے اصلاح کے لیے، انہوں نے دلتوں، متاثرین، مظلومین اور محرومین کو بااختیار بنانے کے لیے اس راستے کا منشور دیا۔ ان کا خیال تھا کہ غریب دلت اور پسماندہ اسی وقت آگے بڑھنے میں کامیاب ہوں گے جب ان کے پاس تعلیم کی طاقت ہوگی۔ وہ جانتے تھے کہ معاشرے جب تعلیم یافتہ ہوگا تو خود اعتمادی سے بھرپور ہوگا اور خود اختیابی کربھائیے گا۔ لہذا، انہوں نے صرف کیرالہ کے لیے نہیں بلکہ آس پاس کی کئی ریاستوں میں تعلیم اور ثقافت کو فروغ دینے کے لیے اداروں کا قیام عمل میں لایا۔ آج بہت سے تنظیمیں اندرون ملک اور بیرون ملک میں شری نارائن گرو کے نقطہ نظر کو آگے بڑھانے میں مصروف عمل ہیں۔

شری نارائن گرو نے معاشرے کے ہر شخص کو جوڑنے کا کام کیا۔ چمتکار اور ڈھکوسلوں سے دور انہوں نے سچائی اور صفائی کی بات کی۔ انہوں نے ایسی پوجا کے نظام کی اصلاح کی جو مندروں میں گندگی پھیلاتے تھے۔ پوجا کرنے کے نظام میں جو غیر ضروری چیزیں شامل ہوگئی تھیں، انہیں دور کر کے شری نارائن گرو نے نئے نظام کا راستہ دکھایا۔ انہوں نے مندروں میں پوجا پر ہر کسی کا حق قائم کیا۔ شیوگری تیرتھ یاترا بھی ایک طرح سے سماجی اصلاح کے ان کے وسیع نقطہ نظر کی توسیع ہے۔ شری نارائن گرو کے تصور کی یہ علامت ہے کہ انہوں نے شیوگری تیرتھ یاترا کو تعلیم-حفظان صحت، سچ کی طاقت-تنظیم-طاقت، علم سائنس، کسان سبھی کو ساتھ جوڑا اور ان کی ترقی کو تیرتھ یاترا کے مقاصد میں شامل کیا۔

انہوں نے کہا تھا کہ "عملی زندگی میں ان تمام علم کا استعمال کریں۔" پھر لوگ اور ملک ترقی کی راہ پر چلے گا اور خوشحالی آئے گی۔ یہی شیوگری تیرتھ یاترا کا بنیادی مقصد ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ برصغیر کے متواتر شیوگری تیرتھ یاترا کے دوران ان علاقوں کے ماہرین مدعو کئے جاتے ہیں، ان کے تجربات حاصل کیے جاتے ہیں۔ آج بھی یہاں اس پروگرام میں مختلف شعبوں کے ماہرین حصہ لے رہے ہیں۔ میں آپ سب کا خیر مقدم کرتا ہوں، آپ کو خوش آمدید بھی کہتا ہوں اور امید بھی کرتا ہوں کہ آپ کے خیالات سے لوگوں کو نئی چیزیں سیکھنے میں مدد ملے گی۔

بھائیوں اور بہنوں، شیوگری یاترا ایک طرح سے علم کا وکمبہ ہے جس میں جو جو غوطہ لگاتا ہے، وہ تر وجاتا ہے، کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہ میلے کے دوران بھی، اپنے عظیم ملک میں سمیٹنے کی کوشش ہوتی ہے۔ سنت، مہنت رشی منی شریک ہوتے ہیں سماج کے سکھ دھرم پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ کچھ تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں، لیکن کمبہ میلے کی شکل میں ایک اور خاص چیز موجود ہے۔ 12 سال پر سادھو سنت شریک ہوتے تھے پھر طے کیا جاتا تھا کہ اب مستقبل کے لیے معاشرے کی سمت کیا ہوگی، ملک کی سمت کیا ہوگی، معاشرے کے طرز عمل میں تبدیلی کیسے ہوگی؟ یہ ایک طرح سے سماجی قراردادیں تھیں۔ اس کے بعد ہر تین سال بعد مختلف مقامات، جیسے کبھی ناسک، کبھی اجین، کبھی ری دوار میں کمبہ کے دوران اس کا تجزیہ کیا جاتا تھا کہ جو طے کیا، اس میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان تک پہنچنے والے سبھی چیزوں کا مناسب طریقہ سے جائزہ لیا جاتا تھا۔ مجھے امید ہے کہ آپ سبھی جب سال کے اختتام اس موقع پر ملتے ہیں، تو اس کے بارے میں باہمی بات چیت کی جاتی ہے کہ گزشتہ سال وئی بات چیت کا نتیجہ کیا رہا؟ کیا جس مقصد کو حاصل کرنے کا راستہ شری نارائن گرو نے دکھایا ہے، ہم اس طرف کچھ قدم اور آگے بڑھیں؟

ساتھیوں، شیوگری تیرتھ یاترا، وکمبہ، مہنت، وکمبہ، سماج کو سمت دکھانے والی، ملک کو اس کی اندرونی برائیوں سے دور کرنے والی ایسی روایات آج بھی بہت اہم ہیں۔ ملک کی مختلف ریاستوں میں اس طرح کی یاترا ئیں ملک کو متحد کرتی ہیں۔ لوگ مختلف ریاستوں سے لوگ آتے ہیں، مختلف نظریات کے حامل لوگ آتے ہیں، ایک دوسرے کی روایات کو دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور اتحاد کے جذبے سے معمور ہو کر منظم ہوتے ہیں۔

ساتھیوں، کیرالہ کی یہ مقدس سر زمین پر آدی شنکر اچاری نے ادویت کا نظریہ پیش کیا تھا۔ ادویت کا سیدھا مطلب ہے جہاں دویت نہیں ہے۔ جہاں میں اور تم الگ نہیں ہے۔ جہاں اپنا اور پرانا نہیں ہے۔ یہ احساس جب جنم لیتا ہے تب وہ ادویت کو حاصل کرتا ہے اور یہ راستہ نارائن گرو نے دکھایا۔ نارائن گرو نے صرف ادویت کے نظریہ پر عمل کر کے دکھایا بلکہ پورے عالمی سماج کو راستہ دکھایا کہ اس کے مطابق کیسے زندگی گزارنی چاہیے۔

بھائیوں اور بہنوں، شیوگری یاترا شروع ہونے سے بھی دس سال پہلے، شری نارائن گورو جی کی قیادت میں ادویت آشرم میں مذہبی پارلیمنٹ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ دنیا بھر سے مختلف ثقافتوں کے لوگ پہنچتے تھے۔ اس مذہبی پارلیمنٹ میں، پوری دنیا کو مذہب کی بنیاد پر تنازعات کو ترک کرنے کے لیے کہا گیا تھا اور امن و آنگی اور خوشحالی کے راستے پر چلنے کی اپیل کی گئی تھی۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ مذہبی پارلیمنٹ کے گیٹ پر گرو جی نے لکھا تھا "م، ی، ان بحث کرنے اور جیتنے کے لیے نہ ہیں ملتے ہیں" "بلکہ جاننے اور بنانے کے لیے" ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے، ایک دوسرے کو سمجھنے کی یہ کوشش بہت اہم تھی۔

